ایضاح التلبیس الشیطانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

مؤلف تفسیر نعمانی کے معتقدات کا نمونہ

تفسیر نعمانی سورۂ فاتحہ مطبوعہ بار دوم کے صفحہ ۸۰، ۷۹ کا ملخص بعینہٖ تحریر کیا جاتا ہے ناظرین بغور ملاحظہ فرمائیں

چونکہ حنفی شافعی مالکی حنبلی اہل حدیث اہل تشیعہ غرضیکہ سائر فرق اسلامیہ بنص صحیحہ داخل اسلام ہیں ہر ایک اپنی ہی طرف حقیت کا اظہار کرتا ہے اور دوسرے کو گمراہ مرتد کافر مشرک کے کریہ المعنے الفاظ سے مخاطب کرتا ہے اسمیں شک نہیں کہ خواہ کوئی کسی مذہب میں ہو عصمت کا دعویٰ نہیں کرسکتا دوسرے کو کافر و مشرک کہنے کا مجاز نہیں تاوقتیکہ اسلام کسیکو خود خارج نہ کردے اب دیکھنا یہ ہے کہ اسلام کسے اور کیسے شخص کو اپنے سے دور ہٹاتا ہے۔ اس فیصلہ کے لئے قرآن کریم ہی حکم و حج ہونیکا مجاز ہے یا صحیح احادیث جو غیر مجروح فی الکل ہوں مگر احادیث کلھم جرح سے خالی نہیں مثلاً جس حدیث کو مقلد صحیح کہتا ہے غیر مقلد اسپر اعتبار نہیں کرتا اور اسی طرح بصورت معکوس سمجھنا چاہیئے یا جس حدیث کو شیعہ صحیح سمجھتا ہے سنی اسکو مردود جانتا ہے اسی پر ہر مذہب کو قیاس فرمائیں مگر احادیث جرح سے خالی نہیں اندریں صورت وہ حکم نہیں ہوسکتیں تو لامحالہ قرآن ہی فیصلہ دے سکتا ہے اور اسکا فیصلہ بدیہی ہے لَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا جب قرآن صرف سلام علیکم کہنے والے کو دائرۂ اسلام و ایمان سے خارج کرنیکی اجازت نہیں دیتا تو پھر کسی زید و بکر کو کیا حق پہونچتا ہے کہ کسی صاحب مذہب کو کافر کہدے یہ امر طے شدہ ہے کہ بجز چند ایک کے سب اسلامی مذاہب اصول و ایمانیات میں متفق ہیں جنکے اقرار و انکار پر مدار ایمان اور کفر ہے ورنہ فروعی اختلافی مسائل سے اصل ایمان میں خلل واقع نہیں ہوسکتا۔ اس تمہید سے میرا مقصد یہی ہے کہ اسلام والے کلمہ گو اہل قبلہ بھائی کو اسلام سے خارج نہ کیا کریں آپسمیں بھائی ہیں بدستور اخوت قائم رکھیں یاد رکھیں خدا کے ہاں اطلاق کفر و شرک سے بڑھکر کوئی امر زیادہ برا نہیں کیونکہ ؎ تو برائے وصل کردن آمدی + نے برائے فصل کردن آمدی + اصل منشا رباری تعالیٰ کا ہے۔ لہٰذا میں خود بھی اس تفسیر میں ایسے امور سے متحاشی رہونگا ناظرین بھی خیال رکھیں (ملخصاً بجنسہٖ تفسیر نعمانی سورۂ فاتحہ بار دوم صفحہ ۷۸ و ۷۹ و ۸۰) ملخصاً۔

مسلمانو دیکھو۔ مؤلف تفسیر نعمانی کا تمام حدیثوں کو مجروح و ناقابل مسند اعتقاد کرنا اور سوائے قرآن کریم کے کسی حدیث کو حکم و دلیل شرعی نہ ماننا رافضی۔ خارجی۔ وہابی۔ نیچری۔ مرزائی۔ چکڑالوی بلکہ تمام گمراہ فرق کو مثل حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی کے پکے ایماندار سمجھنا اور انکا اختلاف بھی مثل اختلاف مجتہدین کے تصور کرنا اور سب سے میل جول صلح بکل کی ترغیب دینا اور سب کو ایمانیات و اعتقادات میں برابر اور صراط مستقیم پر قائم خصوصاً وہابیوں کو اہل سنت والجماعت اعتقاد کرنا انکی خاص طرفداری اور یہ خاص کہ جو شخص انکے حق میں کچھ کہہ بیٹھے تو اسکو یہود و نصاریٰ اصل کفار سے بھی بدتر جاننا۔ باوجود حنفی اور قادری کہلانے کے ہر گمراہ سلام کنندہ کو اہلسنت پکا مسلمان اعتقاد کرنا گو وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی کھلی کھلی توہین کرتا ہو صریح قرآن سے منکر دین سے مرتد ہو چکا ہو۔ پس فقیر نے مؤلف مذکور کو اسکے کفریات پر مطلع کیا اور اُس سے اصلاح عقیدہ پر شارع عام میں اقرار کروایا اور مدت مدید تک جب مؤلف نے وعدہ کا ایفا نہ کیا تو پھر تحریراً مطلع کیا جسکا جواب ندارد مگر فقیر کے ایک دوست میاں الٰہی بخش صاحب خیاط لاہوری اندرون دروازہ دہلی کو جو مؤلف کے ہمقوم ہیں ملکر کہہ گیا کہ اگر مولوی نبی بخش صاحب میرے اغلاط پر گرفت کرینگے تو میں بھی انکی غلطیاں پکڑونگا۔ پس یہ پیغام مؤلف کا سنتے ہی اسکے چند عقیدے علمائے نامدار و فضلائے کبار ہندوستان و پنجاب کے پیش کر کے مندرجہ ذیل حکم شرعی در بارۂ مؤلف مذکور لیکر شائع کیا

خلاصہ معتقدات مؤلف تفسیر نعمانی منظوم پنجابی

يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ وَمَا هُمْ مِنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ط

سوال۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ایسے شخص کے بارہ میں جو اپنا عقیدہ ان الفاظ میں ظاہر کرے کہ احادیث کلہا مجروح ہیں اسلئے کہ جن احادیث کو حنفی صحیح کہتے ہیں غیر مقلدین نہیں مانتے اور جن احادیث کو غیر مقلدین صحیح کہتے ہیں حنفی نہیں مانتے اور اسی بنا پر تمام مذاہب اسلامیہ کو قیاس فرمائیں لہذا احادیث کلہا حکم و حجج نہیں ہو سکتیں تو لامحالہ قرآن ہی فیصلہ دیسکتا ہے اور اسکا فیصلہ بدیہی ہے لَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقٰى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا لہذا کوئی مسلم ایمان و اسلام سے خارج نہیں ہو سکتا۔ پس تمام فرق ایمانیات و اعتقادات میں متفق ہیں اور انکا اختلاف بعض فروعی مسائل ہیں مثل اختلاف ائمہ مجتہدین کے ہے اور فرقہ اہلسنت سوادِ اعظم کا مصداق ہر لہذا ان سے اخوت بدستور سابق رکھی جائے بقول ع تو برائے وصل کردن آمدی + نے برائے فصل کردن آمدی + اور جو شخص رافضی۔ خارجی۔ نیچری۔ مرزائی۔ وہابی۔ چکڑالوی کو دائرۂ اسلام سے خارج سمجھے وہ یہود و نصاریٰ اصل کفار سے بڑھکر کافر ہے اور مذہب حنفی اہلسنت والجماعت میں مسلمانوں کو بہکا کر تمام گمراہ فرق سے متحد و صلح بکل کرا کر چاہ ضلالت میں گرانا چاہے تو ایسے شخص کی تالیفات اور مؤلف سے پرہیز کرنا لازم ہے یا نہیں اور شرع شریف ایسے گمراہ کنندہ کے حق میں کیا فرماتی ہے اور جو شخص باوجود اطلاع پانے کے ایسے گمراہوں اور انکی تالیفات سے پرہیز نہ کرے

سلہ ہاں افسوس جو اہلسنت دے اعظم من دو ٹوٹے + رات دِنے اوہ جھگڑا کردے حق نہ کوئی ٹوٹے (تفسیر نعمانی سورۂ فاتحہ بار دوم ص۵) اور اپنی مصنفہ قصص المحسنین میں لکھتے ہیں سے ہر دو طرف برادر دینی حنفی اتے وہابی + صاحب چشم نابینے دوویں عمداً کرن خرابی +

اٹھ و زبان سے نہ روکے بلکہ دل سے بھی بغیرت نہ کرے تو ایسا شخص مومن قرار پا سکتا ہے یا نہیں۔ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا

الجواب۔ مبتدعین کی جرح قدح تعصباً احادیث میں عند المحدثین غیر مقبول ہے چہ جائیکہ وہابی جنکی تکفیر اظہر من الشمس ہو چکی ہو انکی جرح قبول کیجائے اگر زیادہ استطاعت نہ ہو تو مقدمہ شرح سفر السعادت اور مشکوٰۃ وغیرہ سے ہی دیکھ لیں ورنہ ایسے بددینوں کی زبان سے تو خدا تعالیٰ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں چھوٹے تو کیا وہ بھی مجروح قرار پائینگے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ پس حفاظ احادیث کی پرکھ کے علاوہ جو گمراہ خانہ ساز اصطلاح سے جھک مارتے اور مسلمانوں کو علم احادیث سے بدظن کرتے تو اسکا کون اعتبار کرتا ہے پھر علی الاطلاق جمیع احادیث کی حکم و احتجاج ہونیسے انکار کرنا گویا قرآن مجید کی احتجاج سے انکار ہے لقولہ تعالیٰ مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وقولہ تعالیٰ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ نیز احادیث بوحی خفی منجانب اللہ ہیں لقولہ تعالیٰ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ فرمایا وحی سے ہی فرمایا نیز جیسے فرمایا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ وقولہ تعالیٰ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ اٰيَةٌ مُّحْكَمَةٌ اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ۔ رواہ ابو داؤد وابن ماجہ۔ مشکوٰۃ کتاب العلم فصل الثانی فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ اَيِ الْاَحْكَامُ الْمُسْتَنْبَطَةُ بِالْاِجْتِهَادِ قرآن مجید سے ثابت ہوا کہ مومن خدا و رسول و مجتہدین دین کی تابعداری کریں۔ لہذا قرآن اور احادیث اور فریضہ عادلہ جس سے مراد اجماع امت و قیاس مجتہدین دین ہے شریعت مطہرہ میں یہ چار اصول قرار پائے جسکو امام وہابیہ اسمٰعیل نے بھی رسالہ امامت و خلافت میں قبول کیا ہے مگر افسوس کہ کہلائیں حنفی اور بجز قرآن کریم اور کچھ نہ مانیں پس جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے روگردانی کی تو ایمان کہاں رہا بلکہ قولہ تعالیٰ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ الاٰية کا مصداق ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہو۔ دینی علم کی اہانت، حقارت اور استہزاء مجمع علیہ کفر ہے کذا فی الاستفسار و اعلام ابن حجر۔ نیز کتاب اعلام مطبوعہ مصر کے صفحہ ۱۲۳ میں جہاں کفریات شمار کی ہیں فرمایا اَوْ رَدَّ حَدِيْثَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جس نے آپکی حدیث کو رد کیا وہ بھی کافر ہے فرمایا شفا میں حضرت قاضی عیاض رح نے وَكَذٰلِكَ وَقَعَ الْاِجْمَاعُ عَلٰى تَكْفِيْرِ كُلِّ مَنْ دَافَعَ نَصَّ الْكِتَابِ اَوْ خَصَّ حَدِيْثًا مُجْمَعًا عَلَيْهِ نَقْلُهٗ مَقْطُوْعًا بِهٖ مُجْمَعًا عَلٰى حَمْلِهٖ عَلَى الظَّاهِرِ وَمَا عُرِفَ يَقِيْنًا بِالنَّقْلِ الْمُتَوَاتِرِ وَقَطْعِ الْاِجْمَاعِ الْمُتَّصِلِ عَلَيْهِ اور امام عبد الوہاب شعرانی نے یواقیت والجواہر میں فرمایا کہ احادیث قدسی کے احتجاج سے انکار کرنا کفر ہے انتہی۔ اور احادیث متواترہ کے احتجاج کا انکار بھی کفر اتفاقی ہے پس احادیث صحیحہ کی تکذیب صریح کفر ٹھہری کما مرّ۔ اور مراد تکذیب سے انکو قبول نہ کرنا اور حجت شرعی نہ سمجھنا ہے جیسے رد المحتار مطبوعہ مصر جلد سوم صفحہ ۲۹۲ میں فرمایا اَلْمُرَادُ بِالتَّكْذِيْبِ عَدَمُ التَّصْدِيْقِ الَّذِيْ مَرَّ اَيْ عَدَمُ الْاِذْعَانِ وَالْقَبُوْلِ لِمَا عُلِمَ مَجِيْئُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ۔ فقط۔ پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کلام معجز نظام کو حجت شرعی اعتقاد نہ کرنا آپکے کلام پاک سے استہزاء اور استخفاف و تنقیص ہے جیسے رد المحتار کے صفحہ ۲۹۲ میں ہے قُلْتُ وَيَظْهَرُ مِنْ هٰذَا اَنَّ مَا كَانَ دَلِيْلَ الْاِسْتِخْفَافِ يُكَفَّرُ بِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَقْصِدِ الْاِسْتِخْفَافَ پس اس سے ظاہر ہوا کہ جس چیز کے استخفاف کی علامت پائی جائے تو ایسی بات سے آدمی کافر ہو جاتا ہے اگرچہ اسکا قصد اور نیت حقارت و تنقیص کی نہ ہو اور ایسے کفر کی تاویلیں بھی جائز نہیں لَا عُذْرَ لَهٗ فِيْ تَاْوِيْلِهٖ کذا فی الاستفسار۔ اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا

لما جئت بہ مشکوٰۃ باب الاعتصام افسوس ہے کہ بے دین لوگوں کی تالیفات کو جہال دیکھتے ہیں اور گمراہ ہو جاتے ہیں حالانکہ فرمایا حضور علیہ السلام نے اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ۔ رواہ مسلم۔ نیز اس مفسر صاحب علم کی قرآن دانی کے قربان جائیں کہ آیۃ شریفہ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا میں تحریف لفظی کرنا اور کلمہا ضمیر غیر ذوی العقول کو کلہم لکھنا جو راجع ہے طرف احادیث کی کیسی لیاقت علمی ہے۔ سبحان اللہ پھر یہ طرفہ کہ اس سے استدلال لینا کہ خواہ کوئی کیسا ہی بیباک گستاخ منکر احادیث وہابیوں خارجیوں مرزائیوں نیچریوں کا بھائی محض عادتاً کلمہ گوئی وسلام کرنے سے مومن صادق قرار پا سکتا ہے خواہ بت کو سجدہ کرے۔ نبی پیارے کو (نعوذ باللہ) گالیاں دے خدا تعالیٰ کو جھوٹا کہے شیطان کا علم حضور علیہ السلام کے علم سے زیادہ بتائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر خنزیر کی چربی کی تہمت لگائے مسلمانوں کو بات بات میں کافر و مشرک ٹھہرائے مگر ایک سلام ہی کرنے سے پکا ایماندار ہو سکتا ہے (نعوذ باللہ من ذالک) مفسر صاحب نے آیۃ قرآنی سے کیا دھوکہ دیا اور یہ نہ سمجھا کہ آیۃ مذکورہ سے مراد مجہول الحال اشخاص ہیں کہ جنکے عقائد پر ہمیں اطلاع نہیں اور اجنبی ہوں تو جب وہ السلام علیکم کہیں تو انکو یہ نہ کہا جائیگا کہ تم مومن نہیں ہو جبتک اُن سے موجب کفر کوئی بات ظاہر صادر نہ ہو جیسا شان نزول آیت سے مفہوم ہوا بلکہ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ ایک شخص کے ہاتھ زعفران سے رنگے ہوئے تھے تو اسکو حضور علیہ السلام نے سلام کا جواب نہ دیا۔ کذا فی ابن ماجہ۔ چہ جائیکہ بد مذہبوں کو جو کفر و ضلالت سے روسیاہ ہو چکے ہوں محض سلام کہنے سے مومن سمجھیں۔ نیز باب قتل الخوارج کو ابوداؤد وغیرہ کتب احادیث سے ملاحظہ فرمائیں گویا بے دینوں کا دیندار انکو محض سلام علیکم کرنا سد سکندری ٹھہرا جو کبھی ٹوٹ نہ سکے خواہ کیسے ہی مرتد و زندیق ہو جائیں مگر ایمان و اسلام سے خارج نہیں ہو سکتے۔

لہٰذا تمام گمراہ فرقوں کو عقائد و ایمانیات میں متفق اور سب کو یکساں صراط مستقیم پر قرار دینا اصول اسلام سے سخت جہالت ہے شریعت مطہرہ سے ثابت ہے کہ دین اسلام میں تہتر (۷۳) فرقے بنینگے اور وہ سب کلمہ گو نماز روزہ حج زکوٰۃ ادا کرنیوالے ہیں بہتر (۷۲) انمیں سے دوزخی اور ایک جنتی فرقہ اہلسنت والجماعۃ کا ہے جسکو خود مؤلف تفسیر نعمانی نے تفسیر سورہ فاتحہ بار دوم صفحہ ۳۱ میں مفصل تحریر کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری امت تہتر ۷۳ فرقے ہو جائیگی جسمیں سے ایک جنتی اور باقی سب دوزخی۔ پھر باوجود ناجی فرقہ اہلسنت ایک ہی ماننے کے۔ پھر اسی جزو تفسیر فاتحہ کے صفحہ ۴۵ میں اہلسنت ناجی فرقے کو دو حصے حنفی اور وہابی بنا دئے اور دونوں کو سواد اعظم کے مصداق قرار دیا سچ ہے کہ دروغگو را حافظہ نباشد پس یاد رہے کہ ایک ہی بڑا گروہ ناجی اور جنتی ہے اور باقی سب بدعتی دوزخی ٹھہرے تو بموجب اقرار مؤلف دوزخی اور جنتی اصول و ایمانیات میں باہم متفق کیونکر ہو سکتے ہیں پس جب مبتدعین کے عقائد لاریب مخالف عقائد اہلسنت کے ہوئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے صراط مستقیم کیطرف فرقہ ناجی کو توجہ دلائی اور دیگر شیطانی راستوں سے روک دیا قولہ تعالیٰ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ اسکی تفسیر ترجمہ مشکوٰۃ وغیرہ سے تفسیر بغوی جلد سوم میں ملاحظہ فرماویں یعنی یہ ہمارا سیدھا راستہ ہے پس اسکی تابعداری کرو اور متفرق گروہوں کی پیروی نہ کرو کیونکہ وہ تمکو متفرق کر دینگے صراط مستقیم سے پس گمراہوں اور انکی تالیفات سے پرہیز لازم ہوا نیز فرمایا وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَاۤءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاُولٰۤئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ یعنی تم انکی مثل نہ ہو جو پھوٹ گئے اور اختلاف کرنے لگے بعد اسکے کہ

مولف نے خود گلدستہ معرفت میں جابجا مسلمانوں کو کافر مشرک بے ایمان بے دین قرار دیا ہے کیا اب وہ اصول بدل گئے۔

آچکے انکو حکم صاف اور بڑا عذاب ہے انکو لئے جسدن سفید ہونگے بعضے منہ اور سیاہ ہونگے بعضے منہ تفسیر ابوالسعود و معالم و کبیر وغیرہ میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ امت کی بدعتیوں جیسے مشبہ و قدریہ و حشویہ کیطرح نہوں کہ اصول دین میں اختلاف حرام ہے۔ اور تفسیر مظہری جلد اول کی ابتدا میں باستدلال قرآنی فرمایا ہے کہ جتنے گمراہ فرقے قیامت تک ہونگے سب منافقوں میں شامل ہیں اور تفسیر اتقان میں فرمایا ہے کہ وہ بدعتی ہیں جنکے منہ سیاہ ہونگے اور اہلسنت کے منہ سفید ہونگے جس سے صاف معلوم ہوا کہ مبتدعین فرقوں کا اختلاف اصول و ایمانیات میں ہے اگر بفرض محال فروعی بھی مانا جاوے تو پھر بھی بجز ائمہ مجتہدین دین اختلاف دینی امور میں حرام ہے اور اختلاف مجتہدین دین قرآن و احادیث و آثار صحابہ سے مستنبط اور حجت شرعی ہے جسکی تفسیر بغوی جلد دوسری میں تصریح موجود ہے تو جبکہ مولوی کے ہمخیال مؤلف تفسیر نعمانی کا یہ دھوکہ دینا کہ مبتدعین کا اختلاف مثل اختلاف مجتہدین دین سمجھے ہے کیسی مردم فریبی اور بے دینی ہے۔ غرض مؤلف کی یہ تھی کہ مبتدعین کے اختلاف کو فروعی اختلاف مثل ائمہ مجتہدین کے قرار دیکر خلقت کو گمراہ کرکے بد دینوں سے ملا دیوے (نعوذ باللہ من ذلک) نیز وہابیوں کو جنکا کفر اظہر من الشمس ہے سواد اعظم کے مصداق قرار دینا نہایت سخت بد دینی اور حمق ہے حالانکہ بجز مقلدین ائمہ اربعہ کے سب بدعتی اور دوزخی ہیں جیسا کہ طحطاوی نے حاشیہ در المختار کے کتاب الذبائح میں تصریح کی ہے وَهٰذِهِ الطَّائِفَةُ النَّاجِيَةُ قَدِ اجْتَمَعَتِ الْيَوْمَ فِي الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ وَهُمُ الْحَنَفِيُّوْنَ وَالْمَالِكِيُّوْنَ وَالشَّافِعِيُّوْنَ وَالْحَنْبَلِيُّوْنَ وَمَنْ كَانَ خَارِجًا مِّنْ هٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْبِدْعَةِ وَالنَّارِ یعنی آجکل یہ ناجی فرقہ اہلسنت والجماعۃ کا جمع ہو گیا ہے چار مذاہب حنفی مالکی۔ شافعی حنبلی ہیں۔ جو شخص ان سے علیحدہ ہوا وہ بدعتی اور دوزخی ہے ایسا ہی اور محققین تحریر فرماتے ہیں پس معلوم ہوا کہ بجز مقلدین ائمہ اربعہ کے سب دوزخی اور بے دین ہیں انکو اہلسنت قرار دینا بے دینی اور گمراہی ہے بلکہ خود وہابیوں کو مولوی انور محمد سونتری مؤلف رسالہ شہباز نے رسالہ شیر شریعت میں جو حافظ محمد و محی الدین و انور محمد لکھنوئی کی صحت و اہتمام سے چھپا اسمیں لکھتے ہیں نظم۔ وہابی فرقہ بدعت میں گرفتار + مذہب چار میں تعیین سے انکار + امام اعظم کے منصب سے ہیں بیزار + ویکھا دیکھی کئی مذہب میں گرفتار + اور مولوی محمد حسین بٹالوی اشاعۃ السنۃ اور نواب صدیق حسن بھوپالی نے ترجمان الوہابیہ میں وہابیوں کو باغی اور نمکحرام لکھا ہے! اور فتوحات اسلام یعنی تاریخ مکہ سے انکی نمکحرامی اور بے ایمانی خوب ثابت ہوتی ہے۔ پھر باوجود اسکے یہ کہنا کہ ان سب سے بھائی چارہ یعنی اتحاد و اخوت اور محبت صلح کلی رکھی جاوے یہ اور بھی گمراہی ہے قولہ تعالی لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اَوْلِيَاءَ الآية کے نیچے تاج التفاسیر جلد اول مطبوعہ مصر کے ص ۱۱۵ میں فرمایا ہے قال صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَسَكَنَ مَعَهُ فَاِنَّهُ مِثْلُهُ رواہ ابوداؤد یعنی جس نے مشرک سے اتحاد اور اسکے ساتھ اطمینان پکڑا تو وہ بھی ویسا ہی مشرک ہوا۔ اور تفسیر فتح العزیز میں تحت قولہ تعالی وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ کے تحریر ہے کہ در حقائق التنزیل مذکور است کہ سہل بن عبداللہ تستری فرمودہ اند مَنْ صَحَّحَ اِيْمَانَهُ وَاَخْلَصَ تَوْحِيْدَهُ فَاِنَّهُ لَا يَاْنَسُ اِلَى الْمُبْتَدِعِ وَلَا يُجَالِسُهُ وَلَا يُوَاكِلُهُ وَلَا يُشَارِبُهُ وَيُظْهِرُ مِنْ نَفْسِهِ الْعَدَاوَةَ وَمَنْ دَاهَنَ بِمُبْتَدِعٍ سَلَبَهُ اللهُ تَعَالٰى حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ تَحَبَّبَ اِلَى الْمُبْتَدِعِ نَزَعَ اللهُ تَعَالٰى نُوْرَ اِيْمَانِهِ مِنْ قَلْبِهِ یعنی

مرد صحیح الایمان را باید کہ با بدعتیاں انس نگیرد و ہم مجلس و ہم کاسہ و ہم نوالہ با ایشاں نشود و ہر کہ با بدعتیاں دوستی پیدا کند
نور ایمان و حلاوت او ازوی بر گیرند۔ انتہی۔ یعنی جو شخص بدعتیوں سے دل لگائے اور انکی صحبت اختیار کرے
ان سے کھانا پینا برتاؤ رکھے یا دوستی کرے تو اسکو دل سے ایمان اور حلاوت ایمانی نکال لیجاتی ہے اور جبکہ بروز ہفتہ مچھلی
کا شکار حرام ٹھہرایا گیا تھا تو وہ نافرمان ہو کر شکار کرنے لگ گئے جنکی تعداد چالیس ہزار تک یا کم و بیش تھی پھر وہ تین
گروہ بنگئے۔ ایک نافرمان دوم ناصح و مانع سوم صلح کل جب وہ روکنے سے باز نہ آئے تو فرقہ مانعین اُن سے علیحدہ ہو گیا
درمیان میں دیوار کھڑی کردی۔ اور صلح کل فرقہ نافرمانوں سے متحد رہا بس ان دونوں پر عذاب الٰہی نازل ہوا اور
بندر بنگئے کما قال اللہ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْکُمْ فِی السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِیْنَ۔
سے ظاہر ہے۔ کیونکہ بری صحبت سے آدمی کے دل پر اثر بد واقع ہو کر آخر مثل اسکی ہو جاتا ہے اور غیرت ایمانی اُٹھ جاتی ہے
لہذا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ الْبِدْعَةِ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ عَنْ عُنُقِهٖ
یعنے جس نے کسی بدعتی کی توقیر کی تو اس نے رسی اسلام کی اپنی گردن سے نکال ڈالی یعنی مثل اُسی کی ہو گیا لہذا مثنوی شریف
میں فرمایا ہے دور شو از اختلاط یار بد + یار بد بدتر بود از مار بد + اور میاں حبیب صاحب کا گمراہوں سے اتحاد پر دلیل شعر
مثنوی سے تو برائے وصل کردن آمدی + نے برائے فصل کردن آمدی + لانا لاعلمی کی دلیل ہے یہ نہ سمجھا کہ اس شعر کا اصل
مطلب کیا ہے اور کس عاشق صادق کا ذکر ہے نہ ہے غرور شیطانی و تعصب نفسانی غرض مؤلف تفسیر نعمانی کی یہ ہے
کہ جسطرح ہو سکے اہل اسلام کو فریب دیکر لباس قرآنی میں گمراہوں سے یکساں کردے (نعوذ باللہ من ذلک) سچے حنفی علامہ
زین العابدین نے ردالمحتار جلد ثالث میں وہابیوں کو خارجیوں میں داخل فرما کر انپر حکم کفر لگایا اور بظاہر حنفی درپردہ وہابی نے
وہابیوں کو اہلسنت سواد اعظم کا مصداق ٹھہرایا۔ لہذا کون اُسے حنفی کہہ سکتا ہے۔ نیز مرزائی۔ نیچری۔ وہابی رافضی
وغیرہ کے بارہ میں کفر کے فتوے جو علمائے حرمین شریفین سے لگ چکے ہیں اور انکی عقائد اہلسنت سے سخت مخالف
ہیں تو انکو کفر میں شک کرنا بھی کفر ٹھہرا اور مؤلف نعمانی کو گمراہوں کی پاسداری ایسی منظور ہے کہ انکیطرف سے
طیش کھا کر مؤلف تفسیر محمدی و تفسیر نبوی کو یہود و نصاریٰ اصل کفار سے بڑھکر کافر تحریر کردیا ہے۔ اسکی قصص
المحسنین میں دیکھو ع کافر اصل یہود و نصاریٰ چنگے انہاں نالوں "۔ طرفہ یہ کہ پہلے مان چکا ہے کہ ہر دو طرف برادر
دینی وہابی اور حنفی ہیں پس کسیکو مسلمان دیندار سمجھکر کافروں سے بڑھکر کافر اعتقاد کرنا بھی صریح کفر ہے۔ کذا فی
اعلام ابن حجر مکی ہیتمی و شفاء وغیرہ۔ طرفہ یہ کہ پھر اُس نے عبدالستار وہابی کو عالم حقانی ولاثانی موحد قرار دیا پس جو شخص
ایسے گمراہ کی تصنیفات کو دیکھے گا ضرور وہ بھی اسکا ہمراہی گنا جائیگا کیونکہ جب مؤلف کتاب سے محبت اور اعتقاد
اسپر ہوگا تو اسکی کتاب پر عمل کریگا اور یہ پتہ انکو نہیں ہے کہ کہاں کہاں اس نے زہر اگلا ہے مؤلف نے بظاہر
بعض مسائل حنفیہ مقلدین و غیر مقلدین جانبین سے دلائل میں احادیث تحریر کر کے آخر الامر سب کو جڑھ سے اُکھیڑ دیا جسکی مثال قرآن
میں موجود ہے قولہ تعالیٰ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا یعنی مت ہو تم مانند اُس عورت کی جس نے
توڑا اور کھولا اپنا کاتا ہوا سوت بعد اسکے کہ اسکو کات کر مضبوط کر چکی تھی یعنی کام اپنا پکا بنا کر بگاڑتی تھی جیسے میاں

حبیب نے پہلے وہ تمہید اُٹھائی جس سے اطمینان ہوگیا تھا کہ یہ پکا حنفی ہوگا۔ مگر جب تفسیر سورۂ فاتحہ بار دوم کے صفحہ ۶۹ سے
معذرت اسکی نظر آئی جس سے اس نے اپنی تمام کارستانی کو ردی کر ڈالا اور رکابی مذہب کا آدمی معلوم ہوا پس اسکی تحریر اُسے دکھلائی تو شرمندہ
ہوکر کہنے لگا کہ میں اسکی اصلاح کر دونگا پھر مدت دراز تک انتظار کرکے بذریعہ تحریر یاد دلایا تو مؤلف نے اور اصرار کیا آخر الامر علمائے نامدار کی
شہادت سے اسکی تکفیر اور مردم فریبی ظاہر کی تاکہ قیامت میں سرخروئی حاصل ہو جو شخص ایسے گمراہوں سے اور انکی تالیفات سے دلی نفرت نہ کریگا
اسمیں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان نہیں (حدیث) مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ وَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ وَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ
وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ نیز ایک طویل حدیث جسکے آخری فقرات یہ ہیں فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ
فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ۔ رواہ مسلم۔ فرمایا علی قاری نے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درجات ایمان تین فرمائے۔ گمراہوں کو ہاتھ سے روکنا سو وہ حکام پر ہے دوسرا درجہ زبان کی تلوار سے روکنا تیسرا درجہ
دل سے غیرت کرنا۔ اور گمراہوں کو چھوڑ دینا اور ان سے کنارہ کش ہونا پس تیسرا درجہ جو کہ نہایت ہی کمزور اور ضعیف ایمان کا ہے جب وہ
بھی نہ رہا تو کفر اور بے ایمانی رہ گئی لہذا فرمایا اسجگہ علامہ قاری نے لِأَنَّ مَرْتَبَةَ أَهْلِ الْإِيمَانِ أَنْ لَا يَسْتَحْسِنَ الْمَعَاصِيَ وَيُنْكِرَهَا بِقَلْبِهِ فَلَمْ يَفْعَلْ
ذٰلِكَ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ دَائِرَةِ الْإِيمَانِ وَدَخَلَ فِيمَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَ اللّٰهِ وَاعْتَقَدَ بُطْلَانَ أَحْكَامِهِ یعنی اہل ایمان کی شان ہے
کہ گناہوں کو پسند نہ کریں اور دل سے انکا انکار کریں پھر اگر اس نے یہ بھی نہ کیا تو البتہ خارج ہوگیا دائرہ ایمان سے اور داخل ہوا محرمات الٰہیہ کے
حلال جاننے والوں میں اور اعتقاد کیا اسنے بطلان احکام شرعی کا۔ اور نماز وتر میں اقرار کیا جاتا ہے نَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ یعنی اے اللہ
جو تیری نافرمانی کرتا ہے ہم اس سے علیحدہ ہوتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں پس زبان سے یہ اقرار اور خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے دلی اتحاد کیسی
ایمانداری ہے۔ پس جو بھیڑیا بصورت بھیڑ گلہ میں آگھسے تو اسکو نکالنے کا تدارک نہ کیا جائے تو گلہ کب سلامت رہ سکتا ہے پس دینی دشمنوں کے حملوں سے
اس سے بڑھکر بچنا اور تدارک کرنا لازم ہے جو شخص ان گمراہوں کی گمراہی کو دل سے بھی بُرا نہ جانے تو وہ بھی انہی کے ہمراہ شامل ہے حق تبارک و تعالیٰ
بے دینوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحَابِهٖ وَسَلَّمَ۔ کتبہ

فقیر نبی بخش حلوائی لاہوری نقشبندی مجددی مؤلف تفسیر نبوی پنجابی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

تقریظات علمائے عصر

شمس العلماء مولنا مولوی مفتی ولی محمد صاحب جالندہری — بصدق مستفتی و صحت صورت مسؤلہ عنہا یہ شخص مندرج سوال
جسکے حال سے سوال کیا گیا ہے فرقہ حقہ اہلسنت و جماعت سے خارج بہ مسئلہ شرعی اسلام سے خارج ہے اُس سے اور اسکی تالیف جو ایسی ہو
جو سوال میں درج ہے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ (حررہ الفقیر المفتی ولی محمد الجالندہری عفی اللہ عنہ)

شمس العلماء استاذ العصر حضرت مولنا عبد الحکیم صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور۔ ورئیس کلانور دام فیضہ

قال اللہ تعالیٰ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ الآیۃ قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم أَلَا إِنِّيْ أُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ عَنِ الْمِقْدَامِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ أنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم أَلَا إِنِّيْ أُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ عن أبی رافع رض أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُم

مُتَّکِئًا عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یَاْتِیْہِ اَمْرٌ مِّنْ اَمْرِیْ مِمَّا اَمَرْتُ بِہٖ اَوْ نَہَیْتُ عَنْہُ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ مَا وَجَدْنَاہُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ اتَّبَعْنَاہُ

ان احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ علاوہ قرآن مجید کے اور احکام بھی ہیں جو احادیث سے پایہ ثبوت کو پہونچتے ہیں۔ اور قرآن شریف میں انکا ذکر نہیں جیسے حرمت خر اہلی وسگ وغیرہ احکام احادیث سے ثابت ہوتی ہیں پس جو شخص انکا انکار کرے وہ بیشک منکر سنت ہے، اور منکر سنت حریم اسلام سے باہر ہے اور اسکے جاہل و بیدین ہونے میں کوئی شک نہیں فقط

خاکسار محمد عبد الحکیم کلانوری از لاہور۔

مولٰنا احمد بخش صاحب مولوی فاضل ومنشی فاضل۔ کوٹ منا خان ضلع لاہور

مجکو میرے مکرم جناب مولوی نبی بخش صاحب حلوائی مصنف تفسیر نبوی جنہوں نے اپنے قیمتی اوقات اصلاح دین میں صرف کئے ہیں مصنف تفسیر نعمانی کی تصنیفات میں بعض وہ مقامات دکھائے جنسے حق پرست منصفین عالم پر روز روشن کیطرح واضح ہو سکتا ہے کہ اس شخص کے اعتقادات میں خرابی ہے گو یہ شخص اپنی تصنیفات میں حنفیت کا دعوٰی کرتا ہے مگر دربردہ چکڑالوی وہابی بحت ہے۔ آخر میں جو اس نے معذرت لکھی ہے مجکو اسمیں اسکی تمہیدی الفاظ سے اسکی چکڑالویت کیطرف مائل ہونیکی بو آتی ہے کیونکہ اس نے مثلاً لکھا ہے کہ احادیث کلہا مجروح ہیں اسلئے وہ قابل حجت نہیں (نعوذ باللہ منہا) اس شخص نے دنیا کے چند روزہ متاع سے متمتع ہونیکے لئے خلق اللہ کو گمراہ کرنیکے لئے کمر باندھی ہے جسکے ضمن میں یہ غرض ہے کہ گندم نما بنکر جو فروشی کرے اور حنفیت کی پردہ میں حنفی مذہب کے جہلا کے اعتقادات میں چکڑالویت و وہابیت کی زہر بھرنیکے واسطے اس نے جابجا اپنا نام حنفی شائع کیا اور تفسیر کا نام نعمانی رکھا ہے اسواسطے میں اپنے حنفی بھائیوں کو نقارہ کی چوٹ سے کہتا ہوں کہ یہ بے علم شخص تمکو وہابی بنانا چاہتا ہے خبردار زر دیکر زہر مت خریدو۔ اگر پنجابی زبان میں تفسیر دیکھنے کا شوق ہے تو تفسیر نبوی کا مطالعہ کرو جو وہابیت کے استیصال کے لئے بینظیر تصنیف ہے، افسوس ہے کہ اس زمانہ کی کس مپرسی میں صرف اردو خوان اور پنجابی والوں نے قرآن شریف کی تفسیر کرنے پر بے باکانہ قلم اٹھایا اسکے لئے بڑا علم درکار ہے۔ یہ شخص محض دنیوی مال وجاہ کی لالچ سے اپنی رائے سے آیتوں کی غلط تاویلیں کرنے بیٹھ گیا اور جہلا اسکی علمی لیاقت سے ناواقف ہونیکی وجہ سے اسکو جیّد عالم تصور کرتے ہیں۔ کوئی نہیں پوچھتا اور نہ کسیکی کوئی سنتا ہے خداوند تعالٰی اس زمانہ کے دینی دشمنوں کے حملوں سے جو بکثرت پھیل رہے ہیں محفوظ اور راہِ راست پر ثابت قدم رکھے۔ اور یاد رہے کہ احتجاج احادیث سے علی الاطلاق انکار صریح کفر ہے۔ چنانچہ صاحب درمختار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مینے مفتی ابو سعود کی معروضات میں ایک استفتار لکھا دیکھا جسکے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ مثلاً کوئی طالب علم اپنے استاد سے کوئی حدیث سنکر استفہام انکاری کے طور پر اگر کہے۔ کیا سب احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور قابل عمل ہیں تو ایسے شخص کیلئے فتوٰی یہ ہے کہ اس کہنے سے وہ دو طرح کافر ہوا ہے اول اس نے تمام احادیث کی صدق اور انکی قابل عمل ہونیکا انکار کیا۔ دوم آنکہ جب اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علو شان کی کچھ نگہداشت نہ کی تو وہ زندیق ہو گیا اسکو ماخوذ کرکے بالاتفاق ائمہ اربعہ قتل کیا جائے اور اسکی توبہ قبول نہ کیجائے اور اگر وہ گرفتاری سے پہلے توبہ کرلے تو پھر بھی ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اسکو قتل کیا جاوے مگر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حالت میں اسکی توبہ قبول کیجائے اور قتل نہ کیا جائے۔ بنائً علیہ سنہ ۹۷۲ھ میں سلطان روم نے ممالک محروسہ کے قاضیوں کو حکم دیا تھا کہ اس فتوٰی کی تعمیل کیجائے (غایۃ الاوطار ترجمہ درمختار ملخصاً جلد دوم کتاب الجہاد باب المرتد مطبوعہ نولکشور ۱۳۱۵ھ۔ وما علینا الا البلاغ (کتبہٗ فقیر احمد بخش مولوی فاضل ومنشی فاضل یونیورسٹی لاہور۔ کوٹ منا خان)۔